اینجانب

غریبوں کی یارب خدائی لوٹ لی
لوٹ لی تر [illegible] دہائی لوٹ لی
چکی بھر آٹے میں شمسی کو مروڑ — غریبوں سے ایک پیٹ کی روٹی لی
اٹھا چھاتی مسقف کی پرکاب
الغرض یا سب کمائی لوٹ لی

ہندوستان کی جانگیرانی نے غریبوں کی دست برد کو توڑ ڈالا [illegible] کے زمانہ سے [illegible] گرانی کی بارش کے ہوتی تھا [illegible] کا لگر [illegible] سب بے چتیار ہو گئے۔ [illegible] ابھی سے دو [illegible] سو [illegible] شروع کر دی ہے کہ ایک [illegible] سے سارے ہندوستان کو آگے دھر لیا۔ اس سرے سے اس سرے تک [illegible] کی طرح ایک دم سے پھیلکر سب کو ایک رسی میں کس لیا۔ [illegible] کسی بچھلے [illegible] کے کال میں نکلا تھا [illegible] سے رونا لگا ہے کہ بچوں کو [illegible] کال میں [illegible] بھی کسی گھر میں نہیں [illegible] ابھی تک تو [illegible] بچائے ہی اپنے بیٹھے ہوئے ہیں [illegible] آگے شاید امیر [illegible] بھی [illegible] شروع کر دے۔ کہ [illegible] کا کال [illegible] نہیں [illegible] دیس [illegible] تک [illegible] تو [illegible] کا [illegible] الغیث [illegible] کی آگ [illegible] میں [illegible] پاک کر دیا [illegible] صنعت و حرفت کی بے روزگاری نے اور آگ میں تیل کا کام دے رکھا ہے۔ [illegible] اللہ [illegible] سے خدا [illegible] ہو [illegible] گھر کے اثاث [illegible] کو بال بچوں کے [illegible] جاتا ہے۔ متوسط الحال [illegible] بھی اس کال میں برا حال ہے۔ [illegible] کا [illegible] اور زمین کے تلے کا کال [illegible] سب غریبوں کی [illegible] تو ہی جا رہا ہے۔ انسان کا کال [illegible] کو کال کر جانے پر مجبور کر دیگا۔ کیونکہ ابھی [illegible] کال پچھلے کالوں سے بڑھ چڑھ گیا۔ [illegible] آٹھ [illegible] سیر [illegible] ہو گیا۔ ایک [illegible] پڑھا [illegible] دیکر [illegible] سیر [illegible] کی [illegible] ادنی [illegible] میں [illegible] آتا ہے۔ [illegible] کا [illegible] ہی ہے۔ گھر کے اثاث [illegible] بھی [illegible] گئے۔ [illegible] کو پیٹ کے [illegible] پیٹ کی [illegible] ایک [illegible] کی [illegible] سے گھر [illegible] غریبوں کا [illegible] ہوتے ہوتے سے [illegible] اب تو [illegible] کہ کسی امیر کے گھر کی [illegible] کا [illegible] بھی [illegible] نہیں ہوتا [illegible]

بھوک آئی تو یہ ان دنوں کا ہوگا ہر وقت پیٹ میں بھوک کی ہوک لگتے رکھتا ہے۔ ہر گھر میں بجائے [illegible] جو رو جان سوز [illegible] بجا رہے ہیں۔ اور بچے پیٹ پیٹ کے تاشے بجا رہے ہیں۔ [illegible] بوڑھے صبر کرو صبر کرو [illegible] ہی سنا رہے ہیں۔ متمول [illegible] نے غریبوں کے لئے اپنی [illegible] گرہ کھولنی تو درکنار بند کر رکھی تھی مگر اب [illegible] کسی اور کی گرہ کھولنے کی [illegible] کرنے سے [illegible] بھی بند کر دیا [illegible] میں جو [illegible] ان [illegible] کو [illegible] مار [illegible] ان میں سے کچھ گور میں جا دھنسے اور کچھ گور کنارے جا پڑے [illegible] تو کون۔ فرزند [illegible] جو کو [illegible] انگلستان میں اپنی [illegible] کو گرہ [illegible] ہو جانے کا [illegible] کر رہا ہے [illegible] بازار [illegible] اور [illegible] سارے خوشحالی دیکھ کے آس پاس [illegible] میں پانی بھر آتا [illegible] حسرت بھری نگاہوں سے دیکھ دیکھ کے [illegible] رہتے ہیں [illegible] کے عجیب [illegible] سے آئے دال کا بھاؤ [illegible] کر کے [illegible] کا دھوں [illegible] ہیں۔ [illegible] اور [illegible] نے [illegible] رعایا پروری اور [illegible] کرنے میں جان توڑ اور سر جوڑ [illegible] شروع کر دی ہیں [illegible] اور [illegible] ہی [illegible] شہری [illegible] سوکھے ہی کے مصداق رہینگے۔ اگر [illegible] فرزند [illegible] آدمی [illegible] جنکے بہت سے بچے کھانے والے دن رات سر [illegible] رہتے ہیں [illegible] کھینچیں تو آخر کیا کرینگے۔ [illegible]

بیچے کا [illegible] کال [illegible] کی [illegible] مرنے لگے۔ پیٹ [illegible] دوزخ کی آگ نے [illegible] کے تو [illegible] سیاہ [illegible] کا [illegible] تھی کال [illegible] ہاتھ پاؤں والوں کا ہر [illegible] میں [illegible] بہت ہوتی تھی اور گھر کی [illegible] کیا کرتی تھی۔ اب [illegible] کے لالے پڑ گئے۔ ہم [illegible] بھوکوں مرنا حرام موت میں داخل ہو جائے [illegible] اب [illegible] مقبرہ [illegible] کے مصداق ہوں۔ میاں مرنے [illegible] دفن [illegible] کی [illegible] گھر سے باہر نکل [illegible] ہے [illegible] تک ہو کے [illegible] کو [illegible] گی۔ ان [illegible] کے [illegible] نہیں پہنچ سکتی۔ [illegible]

یارانِ ہم غالب

شکوۂ دشمنی کریں کس سے

واں شکایت ہے دوستداری کی

کیا کہیں اور کس سے کہیں جو شکوہ کیجئے اپنے حال میں مجنوں بنا لیجئے مطلب کا خواہاں۔ جو اس غم کا مستوں بادبان جہاز ہی عقل کا طوفانی چکر میں چکرا رہا ہے۔ سو سو تدبیر سے سمندری گرداب والے امواج امر کے جھکوروں کے تھپیڑوں سے نجات کا جزیرہ سطح آب جہانِ فانی سے لیا تھا کیونکر طلاطم جزر و مد مفلسی اور مقابلہ حفظ کی غوطہ خوری سے اسٹیمر زندگی کی اسٹیم کے نفس کی تیزروانی کے سبب جب حمد خاکی کے تھپیڑوں کو سپ کرے جاتی ہے۔ یہ کیوں یہ اسلئے کہ ان دنوں خود آفتاب عالمتاب کے سطح نورانی میں طوفان پر طوفان آنا ٹوٹ اندھا دھند غبار چھا رہے ہیں۔ ۲۳ نومبر کے اودھ اخبار کی ذیل میں آفتاب میں طوفان کے عنوان سے سٹرگمینٹ ایل ایک نے لکھا ہے کہ اب آفتاب میں بہت سے چھوٹے چھوٹے طوفانوں کے علاوہ بڑے بڑے ۲۱ طوفان آرہے ہیں۔ ایک لاکھ تیس ہزار میل کے قطر میں یہ طوفان برپا ہیں۔ بحری طوفان بری طوفان تو سنتے تھے اب آفتابی طوفان کا نتیجہ بھی طوفان اور سنئے۔ ایک اٹلی کے منجم صاحب نے انتہائی نشان۔ ۸۰ ہزار میل لانبا اور شاید ساٹھ ہزار میل چوڑا اتنا یا تھا۔ اب ۱۴۔ نومبر کو یا دو بڑالفلک کی رفتار سے دھول آفتاب پر سے گذرتے لکھنوی منجم صاحب نے جادو پر نکلتی روز روشن میں دیکھا ہے۔ خشتی تقدیر الافلاک کا ایسے طوفان نے تمیز ہیچ خاک دھول سے گذر کر نامزد اشتمالی حکموں کی نام تنبیہ فرما کر حکم کیا ہاتھی کے اہلکاروں کو تاکیدی ہدایت ہے آپ کا داخلہ ہونے کا حکم نکلنے کا اعلان دیا جائیگا۔ جب ہی تو میں کہتا ہوں کہ خداوند یہ سو کم سا کیسی جب آفتاب ہی میں طوفان کی چڑھائی ہے تو زمین کا کون پرسانِ حال۔ اور کیوں نہ آفتابی حرارت تو زمین کا کلیجہ کھولا کھولا کر دکھا دکھا کر بخارات اپنے میں اوپر کو کھینچتی ہے اور جب اپنا دل جگر رحمت کا قطرہ لیکر کے پھوک یا میل جو بادل کا روپ بنا کھینچی سو اپنی خوبی سے بیگا کر برسات رہتی کرتا ہے۔ تو میاں سورج صاحب راج دہراج ایسے ہو گئے کہ خود طوفان بگڑے جب ہی زندیوں کی بن آئی اکیا گرماگرمی بھی مشہور ہے ہوا کی حصے [illegible]

نکوہ کریگا وہ ہی جو بجل موسے گا آگی روز کی قوت لایموت ہے۔ موت کے کیا کہا ہیں موت۔ شراب جس کا ب کر کے جھلستا ہو اکباب کا جا جو انہیں کے ٹھیک سلگی ہوئی آگ کی گرمی سے جھلس گیا تھا کر کو منہ میں ٹھونس سرور سے سروری لطف کا آنا پڑا تو وہ مگر تب ہی تو میاں ابر خیلی سے دوا سا کی [illegible] کہ قطرہ ٹپکانا بھول گئے۔ ہرا نہ ٹیوں کا دم غم بھی بڑا ہوا ہے انگورستانوں کا ذرہ بھی کا غم کیونکہ یہ خود کال ماندی ہیں اور پھر نہیں تو دیہ کی سنگیاں تو کہیں کچی پکی نہیں۔ ادھر کشتی گردھاڑوں کی بن آئی گی۔ جیلی شتولی نیاری کی ہا مجبوری آ کو بھگت ہوگی۔ ایک خشکسالی کیا ہزار ہوں تو کیا پرواہ ہے۔

راقم لمبدار ا دحشر کرایار۔

یہ گئی جانشہ سے بند ہو تو کو سیری ہوئی
گرد نے یار کے گئے ہیں نمکدان خالی

انقلاب زمانہ کا الٹ پھیر کا اندھیر دیدہ مریدوں کی طرح چھانو کیمو سندی [illegible] فرانسی اور فرانسی آسمان سندی بنگیا۔ کیونکہ یورپ میں بارش کو لگ [illegible] ہیں۔ بڑی بڑی دعاؤں اور منتوں سے بادل برستے ہیں۔ ہندی یا [illegible] بادلوں کے دل بجلی کی چمک رعد کی کڑک مینہ کا زور سوروں کا شور [illegible] ندی نالہ کال تلملا پھر یورپ کے نزدیک مشہور ہے۔ برعکس اسکے علاوہ فرانس [illegible] بادلوں کی دوڑ گھٹاؤں کی ریل پیل ایسی ہوئی کہ خدا کی پناہ۔ ہزاروں [illegible] اژدر دہم۔ غرض مینہ کا ادھم وہاں مچ رہا ہے۔ یہاں ہو تو ابا جی کی قسم الیوار سنا دیسرار جا دھین آباد کے ہم ہوا کی چلتے تمام راستہ دھوپ دھار گھٹ کا سا تھا اور شور کا مینہ تمام رستہ برستا رہا سلامی انتقال بھی بارش کی شوخی کی لت بہت لئے مزہ دار ہونے دیا لیکن بنگال میں ہی حصہ میں آ سے بن ترستے ہی رہے۔ مینہ کے کھیت میں جا اور بیچے ہیں سو کھے کھیت ہے بھلا ایک جا مسئے گنا کیاں نہ مینہ ہے نہ شبنم نہ میناروں کے گشت اعید پر دس میں بن کی امید ہی سے یا لاتنا۔ بنگال ریلوے پڑتال نے مسافروں کو گھر تاں بھجوائی۔ گورنمنٹ ڈاک بند ہوئی۔ سوداگروں کا مال گودام میں بند ڈرائیوروں کا ایکا۔ ریل بھیجہ جلیبہ کا پرچہ۔ ۲۰ نومبر کے انتھا روپیہ گشت میں جلتی گاڑی میں لیونڈ دانگا۔ مسافروں کو راستہ میں منزل کا کھٹکا۔ پارسل چلندوں کو دے سے بچا کر اندھیر مچ گیا ہے۔ لالہ لاجپت کی دہائی کی خوشی کیا ساتی کر پھر وہی گشت بنگال کا آتہ ہوا بس پڑتال کا قتل فی الفور ہے اندازہ ہوا۔ پھر ایک جگہ نہیں کئے کا یہ یہ حال ہے بلا کا تجال ہے۔ انسپکٹر وکالیاں [illegible]

کا دن سے لڑا کھڑی ہیں۔ انجمن جو تحقیق کرتے ادھر آ ادھر سینی کا مجر تھے اب سون سار ہے چپ چاپ کھڑے ہیں۔ یہ کیا اندھیر ہے۔ قسمت کی الٹ پلٹ کا اندھیر ہے۔ ادھر یعنی کے ڈاکیوں کی بھی چتون بنی نظر آتی ہے بنگالی دھوتی بڑی بسانہ بار کے آواز والا اصل بھات شاہر شورش کے ہو لا زایل ہے جس کی سلطانی سندری کھارتے تو بندی ارزم کا۔ پھر نکال رکھے میز کا سو نکالا اور ہاکیوں کے اسٹوڈنٹوں نے لاکر اس کا پاپا بلایا۔ اخبار سندھیہ کے لوگوں کو ہونیت معافی ایک آخری جلوہ میں پولس کی منڈیا میں آبال یا اعمالشاؤں نے لوٹ کا دیال آ پڑا۔ اگر سچ ہے تو جو بی جلسیوں کی رکھوالی کے حیل جانے ہوتی اور جو جھوٹ ہے تو اس الزام ہماری خبر سے اچھا دیو جا۔ پولس کی کڑو دھکڑ کا خوب بدلا لیا اب آگر اس آفت سے بچا چھوٹا تو بنگالی کے نام سے کان پکڑیں گے۔ یہ عجب ڈھنگ ہے۔ بنگالی کہتے ہیں کہ پولس نے ہمکو مارا دکان لوٹیں۔ پولس کہتی ہے ستون۔ روشنی لالٹینیں توڑیں۔ اندھیر مچایا۔ پویس ان اینٹ برسے۔ پتھر قائب غلہ۔ بنگالی کہتے ہیں ہمارے سر پھوڑے۔ پتھر نا کھٹ زخمی کی۔ ٹرمیو سے جاسنے کہتے ہیں بنگالیوں کی زیادتی ہے۔ دکاندار کہتے ہیں پولس کی لاکو ہے۔ حاکم حیران کس کی سنے کیا کرے۔ جب بنگالہ مشہور ہے اکی شورش احاطہ قانون میں محدود ہے۔ اب ہمکو دیکھنا ان دونوں میں کون مسعود کون مردود ہے۔ مضمون بہت کا ختم ہے۔ ؎

آکمین عدو فراموش کر فرصت کم ہے
دم کو کوئی دم میں مند بس قضا ہوتا ہے

راقم دہی لمحہ مارہ۔

علاقہ سسرام کے تھانہ چیاری میں شیر گڑھ کے پاس ایک مزدور کو یعنی ایک استری (عورت) مذلی چند سونے کی تھیلیاں پائی۔ تھی گنوار اسمیں سے چند تھیلیاں ایک نار کے پاس بیچنے کی غرض سے لے گئی۔ اسکے خاوند شوہر کے تھے ایک امانت رہندی زیور بنا رکھا۔ … گورنمنٹ میں اور بنا دیا بیش کا امانت۔ عورت گئی تار دیا آ نے شوہر … القصہ سونا بھی … لیا … اب لوگ … سارا … میں آ کا … اور … کا رتو اسرار … سمجھتے ہیں … تو پھر وہ مال … جب … آتے کھڑ … ؎ میرے شیر شاباش بیچے رہو

بی الفت جان تھیں ہماری سارٹیفکٹ یافتہ۔ بھلا ہوا انکے ہاں جانا مصداق تکوار خیر و صحبت اثر سارٹیفکٹ کیوں دیا تا۔ ایک عیاش صاحب کو ملے انکے سارٹیفکٹ اُنکے سارٹیفکٹ میں ہوتی جلن سے آہستہ ہسپتال۔ ڈاکٹر صاحب لگے کرنے نصیحت۔ تو آپ ڈاکٹر صاحب سے کہنے لگے ہیں ؎

الفت کے یہ مزے ہیں کہ دونوں ہوں بیقرار
دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

لوگ ایک گھڑی میں دو دو ٹنگ کے پانی سے مطلب اٹھانے کا نکال لیتے ہیں۔ انیجانب پوچھتے ہیں کہ کیا اگر آپ کسی تقریب میں جمع دس بھائیوں کو بلا کر دعوت دیں اور انمیں سے دو چار جو اہل دول ہیں انکو مرغ مسلم شیر مال خصی کے قورمے کھلائیں۔ اور اسی درجہ کے غریب بھائیوں کو اسی دسترخوان پر معمولی روٹیاں اور کم تر درجہ میش کے قورمے کھلائیں۔ یہ ایک گھڑے میں دو دو ٹنگ پانی نہیں کہا جا سکتا۔ جو حضرات ایسے ہیں کیا انکو بہت ہی عاقل سمجھئے۔

مثل مشہور ہے رنڈی کسکی جورو اور بھڑوا کسکا سالا اسکا تجربہ پرسوں سے یہیں بھی ہو گیا۔ ایک حضرت نے اپنے کل روپے بی شامہ جان کی کوٹھی میں صرف کر ڈالے اور جب انکے پاس کچھ نہ رہا تو بی صاحبہ طوطا چشم ہو بیٹھیں۔ جب آتش مفارقت بڑھی تو عاشق صاحب بی صاحبہ کے سر انکے ارد گرد لگے پڑھنے لگے ؎

ہر شب کنم فدا وہ گرد سر اسے تو
ہر روز آہ و نالہ کنم از برائے تو

بی صاحبہ یہ سنکر تو آگ بگولا ہو گئیں اور کہنے لگیں کہ ؎

دریں ورطہ کشتی فرو شد ہزار
کہ پیدا نشد تختہ بر کنار

کیوں جی رنڈی والو تمہیں انکی حالت بھی دیکھکر اپنی حالت پر رحم نہیں آتا بھلا اس جنون غفلت میں تم ایسے گرفتار رہو۔

ایک صاحب نے یہاں بھی شستہ والے پیسہ روپیہ کے آٹھ آٹھ کے نرخ سے قریب پانسو روپیہ کے خرید کئے۔ بعد کو معلوم ہوا کہ یہ سب لغو ہے۔ حضرت آپ تو خواندہ آدمی تھے۔ بھلا آپ پر کون بھوت سوار ہوا کہ ایسی موہوم بات کو راست سمجھ گئے۔ سچ ہے دشمن دانا بہ از نادان دوست۔ یہ یاروں کی کرامات کے باعث ہیں جو اسقدر خسارہ ہوا۔ اچھا کہئے تو سہی کتنا سونا نکلا۔ ناظرین یہاں بھی شستہ والے پیسے خوب فروخت ہوتے اور دو روپیہ تک فروخت ہوئے۔ بلکہ بعض اشخاص نے آخر میں خریدنا شروع کیا

اور جنھوں نے خرید کر فروخت کیا وہ توبن گئے۔

ہیں الحاج اجی صاحب کان پر ہاتھ دکھتے یہ ہمارے شرافت کا باعث کرم کی عزت میں بٹہ لگانے کے لئے مستعد ہو گئے۔ آپ تو سمجھتے ہونگے کہ آنکھ میں دھول جھونکدی۔ کسی نے بھی تاڑا مگر سمجھتے ہیں تاڑنے والے۔

حضرت چودہ صدی ہے چودہ صدی کا دور ہے۔ پرانی عقلیں اسکے سامنے کرم خوردہ ہو گئیں۔ ساقھہ

بک گیا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

بقلم تمہارا خیر اندیش گ۔ ج ناصر الحکامی سرامی نامہ نگار مامی جنہیں بڑوں کا عتاب اور چھوٹوں کی مہربانی۔

آجکل کے

مہاتما۔ آنکھ بھی اور میا بابال اپنا۔

لڑکے۔ جو کسی کی پرواہ نکریں۔ باپ کی طرح زمان کا ڈر۔

دوست۔ سوائے مصیبت اور سب وقت حاضر۔

نوکر۔ تنخواہ کے وقت حاضر اور کام کے وقت غیر حاضر۔

جورو۔ ظاہر میں خصم ایک باطن میں شوہر انیک۔

برادر۔ دل میں کپٹ اور ظاہر میں جھپٹ۔

عاشق۔ عاشقی کا دعویٰ کریں اور فرمائش کے وقت کنارہ کریں۔

حکیم ڈاکٹر وید۔ موقع بنے تو مریض کو سیدھا عدم آباد کو روانہ کریں۔

پنڈت۔ ملاں پیٹ کے واسطے عوام کو جا بجا باتیں بنا کر گمراہ کریں۔

پلیڈر۔ جس ہانڈی میں کھائیں اسی میں چھید کریں۔

رنڈیاں۔ جہاں دیکھی تواپرات دہیں گذاری سا ری رات۔

حاکم۔ مٹھی گرم طبیعت نرم۔

شوہر۔ بعد شادی بیوی سے روزگار کرانا اور خود عیش اڑانا۔

معشوق۔ فرمائش بے شمار اور وصل سے انکار۔

عالم۔ خود را فضیحت دیگراں را نصیحت۔

الراقم۔ ماتھ لاؤ یارکیوں کیسی کسی
بقلم راجمید۔ دہلی

قصیدہ در تہنیت جلسہ سالانہ دی کالج یونین کلب کالستھنو میں کیلئے
طبعزاد احقر العباد خاکسار کیدار ناتھ شکل دہلوی

وہوہذا

کہتا ہے خاطر تقدیر سے خرمی انبل
ہر زماں بزم ہو آراستہ باشوکت و ...
ہر برس کی صاف ہے خرم وہ کہکشاں
آئینہ داری محفل ہو سکندر۔ کو عطا
نقشبند دل کی عشرت سے ہو ہر بزم گر
شاہانہ ہو یہاں ابر کرم کا سر پر
ہاتھ باندھے ہوئے اجرام فلک ہوں حاضر
بنتیس جلسہ سالانہ پہ ہم کیونکہ نہ ہو
باعث فخر ہوئی آج یہ اصحاب کرم
کون وہ کاوش جن کا سلسلہ ... پر جو ہیں ابھی
منعکس ہو اگر کچھ بھی خیال دعوے
منظر جلوہ لاینحل ہے وہ اقبال کشن
ہو قوی سے مقابل ہوں اگر انکے حریف
زرد وہ ستارہ اگر ہو تو آفتاب [illegible]
[illegible] ریاستی میں جہاں ہیں [illegible]
واسطے روشن ہیں [illegible]
ساعی کی باتیں بھی ہو تقدیر [illegible]
الحق البلغا ... مثال سحر جیسی
جیسی اندلیب بھی جادو وہ اے روشن
ایسے کہ جو جہاں کے تھمے [illegible]
تھے جو اس علم کے ابر حکماء یونان
ہم ... یہاں ہو کوئی محمود حسن
نام ... اور آئینہ رب
مختصر جمع ہیں اصحاب کمال و فن
ایسی ہی جو بجھا ... ایاں کس [illegible]
مہران کلب سلو کی خوش کام سب
طالب عضووں سے تکلیف ہی کا عاجز
جب ملک ہیں فلک اکبر وہ ... رشید
جب ملک باد صبا سے ... [illegible]

آج گردوں فزا فروہ کا قصہ قصیص
کر دے ... تحسین حسن عمل
محفل ... وہ ہو جیسا نظر ... حس
سر و خورشید کریں تقدیر ... کو عمل
درخت زر جانا ... کی جلوہ سے کمل
تا لگا دو سے ... [illegible] اصل
تا محفل ... [illegible] عمل
رونق افزائی ... دو بالا [illegible]
جنکی جلوہ کی عزت کو ہوس کی عقل
نطق ... زبان دانی ... اکمل
انگلیاں کاٹ کے ... [illegible]
فلسفہ میں ہیں جو ... [illegible]
... دم بحث ... [illegible]
آپکے شوق ... [illegible]
خدمت ... [illegible]
ظاہر ... [illegible]
جو ... خود ... [illegible]
الفصیح الفصحا ... [illegible]
علم کیا ... اے معجزہ علم وصل
کتب ... [illegible]
خاص ... [illegible]
... [illegible]
ہو گیا ... [illegible]
فکر ... علوم ... [illegible]
جوہری ... [illegible]
سب ... [illegible]
شکر ... [illegible]
جب ... [illegible]
جب ... [illegible]